سوال

اس دور میں شادی بیاہ کی تقریبات بعض برائی اور منکرات کے ارتکاب سے خالی نہیں ہوتیں مثلاان میں گانا،بجانا اور موسیقی ورقص اور بے پردگی اورشارٹ لباس ضرور ہوتا ہے میرا بہت اہم سوال ہے : 1 کیااس طرح کی تقریب میں شرکت کی دعوت قبول کرنی جائزہے ؟ 2 اگرچہ ان تقریبات میں ننانوے فیصد تقریبات گانے،بجانے سے خالی نہیں ہوتیں خاص کران میں حرام موسیقی یافحش کلمات ضرورپائے جاتے ہیں، توکیااس کا معنی یہ ہے کہ اس طرح کی تقریبات میں بالکل شریک نہ ہواجائے ؟ 3 اگرہم اس طرح کی تقریبات میں شامل نہ ہوں توکیا یہ قطع رحمی میں شامل ہوگا اورلوگوں کے درمیان عداوت وبغض کا باعث تونہیں بنےگا ؟ 4 اس طرح کی تقریبات میں شرکت کےلیے علماء شرط لگاتے ہیں کہ وہاں اس برائی سے روکا جائے، لیکن اس روکنے والے کی بات کوکہاں تسلیم کیا جاتا ہے، اوراصل میں اس طرح کے اوقات جسے وہ خوشی وسرور کے اوقات سمجھتے ہیں روکنے کی فرصت کہاں ہوتی ہے ؟ برائے مہربانی مولانا صاحب اگرآپ کے پاس وقت ہے تواس سلسلہ میں وافی وشافی معلومات فراہم کریں کیونکہ ہمارے دورمیں یہ مسئلہ بہت پھیل چکا ہے ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کےلیے، اوردوروو سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعدازاں :

1 برائی اور منکرات مثلاگانا،بجانا اور موسیقی یافحش کلمات پر مشتمل شادی بیاہ کی تقریبات میں شریک ہونا جائزنہیں، اوراس طرح کا فسادلوگوں کے درمیان پھیلانا مباح نہیں اور لوگوں کےلیے اس کوروکنے اور ختم کرنے سے رک جانا صحیح نہیں، بلکہ ضرور منع کیا جائے

2 اس طرح کی تقریبات میں شریک نہ ہونا قطع رحمی شمار نہیں ہوتی، بلکہ یہ تواپنے آپ کوبرائی کا مشاہدہ اور موسیقی سننے سے محفوظ رکھنا ہے، اوررشتہ داروں اوراقرباء کویہ ضرور بتانا چاہیے کہ اگروہ اس طرح کی خرافات اور منکرات نہ ہوں تووہ تقریب میں ضرور شریک ہوگا

3 اگرمدعوکوعلم ہوکہ اس تقریب میں برائی اور منکرات پائی جائینگی اوروہ انہیں روکنے کی استطاعت نہیں رکھتا تواس کےلیے اس تقریب میں شریک ہونا جائزنہیں

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"جب اسے کسی ایسی تقریب اورولیمہ میں دعوت دی جائے جس میں معصیت ونافرمانی ہومثلا شراب نوشی اورگانا،بجانا پایا جائے اوراس کےلیے اس برائی کوروکنا اورختم کرنا ممکن ہو تواس کا اس تقریب میں جانا اوراس برائی سے روکنا لازم ہے؛کیونکہ اس طرح وہ دوفرض اداکریگا ایک تواپنے مسلمان بھائی کی دعوت کوقبول کریگا، اوردوسرا برائی کوختم کریگا

لیکن اگروہ اس کونہیں روک سکتا تووہاں نہ جائے، اوراگراسے اس تقریب میں جاکر معصیت وبرائی کا علم ہوتووہ اس سے روکے، اوراگرروک نہیں سکتا تووہاں سے واپس آجائے، امام شافعی نے بھی ایسا ہی کہا ہے" انتہی

دیکھیں : المغنی ابن قدامۃ (214/7).

مستقل فتاوی کمیٹی کے فتاوی جات میں درج ہے :

"اگرشادی کی تقریبات برائی ومعصیت مثلامردوعورت کے اختلاط اورگانے بجانے اوررقص وغیرہ سے خالی ہوں یاپھر اگروہاں جائیں اورجاکراس برائی کوروک دیں توپھر وہاں اس خوشی میں شامل ہونا جائزہے، بلکہ اگروہاں کوئی برائی ہوجس کوختم کرنے پرآپ قادرہوں تووہاں آپ کا جانا واجب ہوجاتا ہے

لیکن اگر تقریبات میں ایسی برائی ہو جس کو آپ روک نہیں سکتے تو آپ کے لیے وہاں جانا حرام ہے، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا عمومی فرمان ہے :

اور ایسے لوگوں سے بالکل کنارہ کش رہیں جنھوں نے اپنے دین کو کھیل تماشا بنا رکھا ہے، اور دنیوی زندگی نے انہیں دھوکہ میں ڈال رکھا ہے اور اس قرآن کے ذریعہ سے نصیحت بھی کرتے رہیں تاکہ کوئی شخص اپنے کردار کے سبب (اس طرح) پھنس نہ جائے کہ کوئی غیر اللہ اس کا نہ مددگار ہو اور نہ سفارشی الانعام (70).

اور ایک مقام پر ارشاد باری تعالی ہے :

اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو لغو باتوں کو مول لیتے ہیں کہ بے علمی کے ساتھ لوگوں کو اللہ کی راہ سے بہکائیں اور اسے ہنسی مذاق بنائیں یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے رسوا کن عذاب ہے لقمان (6).

گانے بجانے اور موسیقی کی مذمت میں وارد شدہ احادیث بہت ہیں " انتہی

ماخوذ از: فتاوی المراۃ المسلمۃ جمع و ترتیب محمد المسند (92).

واللہ اعلم.

الاسلام سوال وجواب

45789